کا روئے سخن اصل میں تو طلبہ کی طرف ہے، اس اعتبار سے تقاریر کے درمیان میں "حضرات محترم"، "جناب والا" اور "جناب عالی" کے بجائے "دوستو، طالب علم ساتھیو، پیارے ساتھیو" وغیرہ جیسے الفاظ دہرانا زیادہ مناسب ہوتا۔ ص ۳۶ کی آخری سطر میں ایک فاش غلطی کی اصلاح ضروری ہے۔ ہزاروں لاکھوں طلبہ و طالبات کی شخصیت سازی کے لیے تیار کیے جانے والے ان مختصر خطابات سے ملی و قومی شعور، حالات حاضرہ جاننے کی پیاس، کچھ بننے اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ بیدار ہونا چاہیے تھا۔ (م-س)

یہ ہے مغربی تہذیب!، ڈاکٹر عبدالغنی فاروق۔ ناشر: ادارہ منشورات اسلامی، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۸۰۔ قیمت: ۱۲ روپے۔

مغربی تہذیب کی چکا چوند نے نگاہوں کو خیرہ اور اس کی ترقی اور ایجادات نے عقل کو محو حیرت کر دیا ہے --- مصنف نے دوسرے پہلو یعنی، خاندانی زندگی کی تباہی، جرائم اور بچوں اور عورتوں پر ظلم و ستم کو اعداد و شمار کے ساتھ پیش کیا ہے۔ تبصرہ نگار کے نزدیک اہل مغرب کی اس لحاظ سے تحسین کرنا چاہیے کہ وہ اپنا سب کچا چٹھا لاگ لپیٹ کے بغیر کھول کر سب کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے معاشروں میں ہونے والے ظلم، ستم اور زیادتیوں سے زیادہ، اہل مغرب کے بارے میں جانتے ہیں (اگر آج بوسنیا کے مظالم مغرب خود نہ بتائے تو مسلم دنیا کے اپنے کون سے ذرائع ہیں؟)۔ ہمارے تحقیق کاروں کو، تحقیقی اداروں اور جامعات کو اپنے معاشروں کے زندہ اور اجتماعی مسائل پر تحقیق کی روایت قائم کرنی چاہیے۔ کیوں نہ کوئی کتاب سامنے آئے: یہ ہے پاکستانی معاشرہ! (لیکن شاید اس میں کچھ زیادہ محنت کرنا پڑے گی) --- اگر مصنف اس پر بھی بحث کرتے کہ اس سب کے باوجود مغرب کا طوطی کیوں بول رہا ہے، تو مفید ہوتا۔ (م-س)

سالانہ خریداروں اور ایجنسی ہولڈروں سے گزارش ہے کہ خط و کتابت میں خریداری / ایجنسی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)